۱۲۵ واں باب

تحویلِ قبلہ کا اعلان

سورۃ البَقَرۃ [۱۴۲ تا ۱۵۲]

۶۴ براء بن معرور رضی اللہ عنہ: بیت اللہ کی طرف رخ کرنے والا امتِ مسلمہ کا پہلا فرد

۶۵ تحویلِ قبلہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش

۶۵ تحویلِ قبلہ کی اہمیت اور غرض وغایت

۶۶ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بعثت سے قبل اور بعد میں سمتِ قبلہ

۶۷ مسجد الحرام، امتِ وسط اور اتمامِ نعمت

۶۸ آیاتِ تحویل قبلہ سورۃ البقرۃ ۱۴۲-۱۵۲

۷۱ سرگرمیوں کی اصل سمت تو نیکیوں میں مسابقت کی جانب ہونی چاہیے

۱۲۵واں باب

تحویلِ قبلہ کا اعلان

سورۃ الْبَقَرَۃ [آ۱۴۲تا۱۵۲]

براء بن معرور رضی اللہ عنہ؛ بیت اللہ کی طرف رخ کرنے والا امتِ مسلمہ کا پہلا فرد

نبوت کے تیرھویں برس یثرب سے بیعت عقبہ ثانیہ کے لیے مکہ جانے والے ۷۲ افراد کے سالار قافلہ براء بن معرور رضی اللہ عنہ تھے، سارے راستے میں کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے آئے تھے۔ آپ خزرج کے سرداروں میں سے تھے اور اسلام کی محبت میں بہت پر جوش تھے۔ جب مکہ میں نبیؐ کے پاس پہنچے تو براء رضی اللہ عنہ نے اپنا مسئلہ پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کو ایک رخ ملا ہوا تھا تو لازم تھا کہ اُسی پر رہتے چنانچہ وہ پھر بیت المقدس ہی کی جانب رخ کرنے لگے۔ کسے معلوم تھا کہ جلد ہی قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا قبلہ کعبہ ہی کو مقرر فرمادے گا، جس کی طرف منہ کر کے مسلمانوں میں سب سے پہلے براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی۔

مکے سے یثرب واپسی کے دو ماہ بعد براء بن معرورؓ کی وفات صفر کے مہینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یثرب میں آمد سے کم و بیش ایک مہینہ پہلے ہوگئی۔ جب آپؐ ہجرت کر کے تشریف لے آئے تو آپؐ صحابہ کے ہم راہ اُن کی قبر پر گئے اور قبر پر آپؐ نے تکبیر کہہ کے نمازِ جنازہ پڑھی۔ اس نماز میں آپؐ نے چار تکبیریں کہیں۔ براء بن معرورؓ کی موت کا وقت، جب قریب ہوا تو انھوں نے وصیت کی کہ اُنھیں قبر میں قبلہ رو رکھ کر دفن کیا جائے اور اُن کے مال کا ایک تہائی اللہ کی راہ میں ہے، جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں خرچ کریں۔ کیسی عجیب بات ہے کہ تین اُمور: قبلے کے معاملے میں، میّت کو قبر میں قبلہ رُخ رکھنے کے بارے میں اور مال کے ایک تہائی میں وصیت کے بارے میں اللہ نے اُن کے قلب کو وہی الہامی رہ نُمائی دی، جو مستقبل میں ساری امت کے لیے ضابطہ بنی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی تکریم اُن کی موت کے بعد بھی اس طرح جاری رکھی کہ ابن سعد کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بَراء بن مَعرُورؓ کے بیٹے بِشْر بن بَراء بن مَعرُور کے یہاں کھانے کی دعوت پر گئے ہوئے تھے۔ یہ اواخر رجب سنہ ۲ ہجری کی بات ہے یعنی مدینے پہنچنے کے ۱۶ ماہ اور آپؓ کی موت کے ۱۷ ماہ بعد۔ وہاں ظہر کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبِ معمول بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھائی

شروع کی آپؐ دو(۲) رکعتیں پڑھا چکے تھے اور تیسری رکعت میں تھے کہ یکایک وحی کے ذریعے سے قرآن مجید کی آیات مبارکہ یہ حکم لیے نازل ہوئیں: فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ [اپنا رُخ مسجدِ حرام کی طرف پھیر دو۔ تم اب جہاں کہیں ہو، اُسی جانب اپنے چہروں کا رُخ کر کے نماز ادا کیا کرو] چنانچہ آپؐ نے اُسی وقت اپنا رخ مسجد الحرام کی جانب کر لیا اور آپؐ کے پیچھے جماعت کے تمام لوگ بھی بیت المقدس سے کعبے کے رُخ پھر گئے۔ اُس وقت سے مسلمانوں کا قبلہ مسجد الحرام قرار پا گیا۔

تحویلِ قبلہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خواہش

تحویلِ قبلہ کا حکم آنے سے پہلے ہی، بہت پہلے مکی زندگی ہی سے رسول اللہ ﷺ اِس بات کے خواہش مند تھے، براء بن معرورؓ کی طرح نہ جانے کتنے صحابہ بھی اسی خیال میں غلطاں رہتے ہوں گے۔ مدینے تشریف لا کر آپؐ خود یہ محسوس فرما رہے تھے کہ اب میری امت کی امامت کا دَور آ رہا ہے تو اس کے ساتھ بیت المقدس کی مرکزیت سے اصل مرکزِ ابراہیمی کی طرف رجوع کا اعلان ہونا چاہیے۔ یہی اللہ تعالیٰ کو بھی منظور اور اُن کی مقرر کردہ تقدیر میں تھا لیکن وہ مکے اور مدینے دونوں جگہوں پر لوگوں کی آزمایش کرنا چاہتا تھا کہ کون قومی اور مقامی تعصبات سے بالاتر ہو کر اسلام کا ساتھ دے سکتا ہے۔ اللہ رب العالمین نے اپنی اس تقدیر کو نافذ کرتے ہوئے نہ صرف اپنے رسول کی عزت فرمائی کہ کہا: قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا [تمھارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم بارہا دیکھ چکے۔ چلو، ہم اُسی جانب تمھارا قبلہ موڑ دیتے ہیں، جو تمھیں پسند ہے] مگر ذرا سوچیں تو سہی کس جگہ یہ آیات اتاریں؟ جب آپؐ بَراء بن معرُورؓ کے بیٹے بِشر بن بَراء بن معرُور کے گھر پر تھے! اللہ کا کوئی کام اتفاق سے نہیں ہوتا، پس اِس وحی کے اترنے کے مقام نے اُس گھر کو ایک سعادت بخشی ہے، جس کے مکین نے پہلی بار بیت اللہ کی جانب منہ کر کے نماز ادا کی تھی۔

تحویلِ قبلہ کی اہمیت اور غرض وغایت

مسلمانوں کا قبلہ مسجد الحرام قرار پا گیا تو اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں رہا کہ بیت المقدس کی اہمیت میں کچھ کمی آ گئی یا بیت اللہ کی کچھ بڑھ گئی۔ ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کردہ بیت اللہ پہلے بھی کسی بھی مسجد سے زیادہ محترم تھا سارے نبیوں کو یہ بات معلوم تھی اور سارے نبیوں کے ماننے والوں کے نزدیک بھی وہ کسی بھی مسجد سے زیادہ محترم تھا، اسی لیے کہا گیا کہ یہ مسجد الحرام کی عظمت سے خوب واقف ہیں، اِس کو اِس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو کوئی پہچانتا ہے [پہچان کی انتہا کو ظاہر کرنے کے لیے عربی محاورہ]۔ اہلِ کتاب علما اس تاریخی حقیقت کو

خوب جانتے تھے کہ کعبے کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا اور بیت المقدس، اِس کے ایک ہزار تین سو برس بعد جناب سلیمانؑ کے ہاتھوں تعمیر ہوا تھا اور انھی کے زمانے میں قبلہ قرار پایا۔ قبلے کی تبدیلی تو محض امتِ محمدیہ کے مقام رشد و ہدایت و پیشوائی امم کا ایک علامتی (symbolic) اظہار تھا۔ مساجد کی اہمیت گھٹانے بڑھانے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جب نوعِ انسانی کو اللہ کی طرف بلانے کی خدمت امت محمدیہ کے سپرد کی گئی تو اُس پر اللہ کے فضل وانعام کی تکمیل ہوگئی، غور فرمائیں کہ جب کہا گیا وَ لِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ [اور یہ اس لیے ہے کہ میں تم پر اپنی نعمت کی بارش پوری کردوں یوں توقع ہے کہ تم ہدایت پر رہوگے] تو قرآن کریم کی آیہ مبارکہ میں تحویل قبلہ کا مقصد یہی اتمام نعمت بیان کیا جارہا ہے

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل اور بعد میں سمتِ قبلہ

قبلے سے مُراد وہ سمت ہے جس کی طرف رخ کرکے اللہ کی جانب سے بھیجے گئے نبیوں کے ماننے والے نماز ادا کرتے ہیں۔ بنواسرائیل کو جب اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کے زمانے میں اقتدار اور رہ نُمائی کے منصب پر فائز کیا تو اُن کے لیے بیت المقدس کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ نصاریٰ میں سے کچھ نے مشرق کو اپنی سمت مقرر کرلیا تھا اور کچھ نے مغرب کو اس اختلاف کی بنیاد پر کہ مریمؑ مشرقی کونے میں معتکف ہوئی تھیں یا مغربی کونے میں۔ بہر طور قبلے سے یہ مُراد ہرگز نہیں ہے کہ کسی خاص سمت میں اللہ موجود ہے یا کسی خاص سمت سے اللہ کو کوئی نسبت ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب نبی مبعوث ہوئے تو آپؐ کو بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرنے کا حکم ملا تھا۔ یہ بات مکہ کے باسیوں کو خوش نہیں کرتی تھی کہ آپؐ بیت اللہ کو چھوڑ کر اہلِ کتاب کے قبلے کی پیروی کریں، خود آپؐ کو بھی بیت اللہ سے ایک عقیدت کی بنیاد پر زیادہ پسند تھا کہ آپؐ کا رخ بیت اللہ کی جانب ہو چنانچہ مسجد الحرام میں آپؐ اس بات کا اہتمام کرلیا کرتے تھے کہ مسجد میں اُس جگہ بیت القدس کی جانب رخ کرکے کھڑے ہوں جہاں سے کعبہ آپؐ کے اور بیت المقدس کے درمیان آجائے۔ آپؐ کے لیے مسجد الحرام میں تو ایسا کرنا ممکن تھا لیکن دوسری تمام جگہوں پر ممکن نہیں تھا۔

غور کریں تو یہ بات نظر آئے گی کہ مکی زندگی میں اسلام کی طرف آنے میں سردارانِ قریش کو یہ قومی تعصب آڑے آتا تھا کہ قبلے کے معاملے میں کسی غیر قوم کی پیروی کی جارہی ہے اور جب مدینے پہنچے تو ۱۶/۱۷ مہینے یہود خوش رہے کہ ہمارے قبلے کی پیروی کررہے ہیں لیکن تحویلِ قبلہ نے اُن کی خوشی کو غم و غصے میں تبدیل کردیا، دونوں مقامات پر اسلام صرف اُن کو ہی راس آیا جو ہر طرح کے تعصبات سے پاک تھے یہی اسلام کا

وصف تھا جس نے اِس کو ساری دنیا کے مسلمانوں میں نفوذ میں مدد دی۔ایک پاکستانی مسلمان کو محمد علی جناح سے، ایک امریکی مسلمان کو ابراہام لنکن سے اور ہندستانی مسلمان کو گاندھی سے اور ایک انگریز مسلمان کو اپنے بادشاہ سے وہ محبت پاسنگ میں بھی نہیں ہو سکتی جو اُسے محمد رسول اللہ ﷺ سے ہوتی ہے جو اُس کے نہ ہم وطن تھے نہ ہم زبان۔ ﷺ، ﷺ، ﷺ

مسجد الحرام، امتِ وسط اور اتمامِ نعمت

مسجد الحرام، ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ کعبے کے گردا گرد عبادت کی جگہ کو کہتے ہیں جس میں کعبے کی طرف رخ کرنے کے لیے دائروں کی شکل میں صفیں بنتی ہیں، مسجد الحرام یعنی حرمت واحترام والی سجدہ کرنے کی جگہ۔یہ بات ضرور ذہن میں رہے کہ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں مٹی اور پتھر کی بنی عمارت کو نہیں پوجتے، محض اس لیے کہ ساری زمین پر تمام مسلمانوں کے لیے ایک سمت یا کعبے کہ ایک قبلہ ہونا بڑا ضروری تھا ورنہ ایک ہی جگہ مسلمان مختلف سمتوں میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی رحمت وحکمت سے مسلمانوں کے لیے پوری دنیا میں ایک ہی سمت مقرر کر کے اُن کے درمیان بڑی یگانگت اور ڈسپلن پیدا کر دیا۔

دورِ نبوت میں بیت المقدس سے مسجد الحرام کی طرف قبلہ کی جو تبدیلی [تحویلِ قبلہ] ہوئی اُس کا مطلب یہ اعلان تھا کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر دُنیا کی ہدایت وپیشوائی کی جو ذمہ داری ڈالی تھی، اُن کی کمزوری کے باعث اُن سے واپس لے لی اور اس منصبِ امامت وپیشوائی پر اُمّتِ محمدیہ کو فائز کر دیا۔یہود ونصاریٰ کی بے اعتدالیوں کے مقابلے میں اعتدال سے، سیدھے راستے پر چلنے والی امت جو نہ دائیں بھٹکتی ہے اور نہ بائیں جانب، بیچ میں، یعنی وسط میں چلنے والی ہے۔اللہ رب العالمین نے قبلے کو تبدیل کرتے وقت اس امت کو امتِ وسط کہہ کر پکارا:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ [اِس طرح ہم نے تم کو ایک عدل پر قائم جماعت اُٹھانے کی بناڈالی ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رُسولؐ تم پر گواہ ہو۔] قبلے کی تبدیلی ہمارے لیے ایک بڑا اعزاز تھا مگر یہ آیہ مبارکہ ایک بڑی ذمے داری کا بھی ذکر کرتی ہے، جب پوری نوعِ انسانی کا حساب لیا جائے گا، اُس وقت رسول اللہ ﷺ تو بڑی آسانی سے یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائیں گے کہ اے اللہ، مجھ تک جو کچھ تو نے انسانوں کو پہنچانے کے لیے بھیجا میں نے بلاکم وکاست اپنی پوری استطاعت کی حد تک کوشش کر کے اُنھیں پہنچا دیا۔جب ہم مسلمانوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا دنیا کے سارے انسانوں کو وہ قرآنی ہدایت ورہ نمائی ہم نے پہنچا دی جو ہم تک رسول اللہ ﷺ سے پہنچی تھی؟ ہم کیا

جواب دے سکیں گے ، من حیث القوم ساری دنیا میں مسلمان تو محض نام کے نسلی مسلمان باقی رہ گئے ہیں، صاحبان اقتدار اور صاحبانِ محراب و منبر تو سابق اہلِ کتاب کی مانند اپنی دنیا بنانے اور لوگوں کے سر اپنے آگے جھکانے کی کوششوں میں مصروف ہیں، اِلاماشاءاللہ اور عوام کالانعام اُن کے پیچھے مویشیوں کی مانند دنیا بنانے میں۔

تحویل قبلہ سے متعلق تمام ضروری تاریخ اور متعلقہ مباحث کے مطالعے کے بعد تحویل قبلہ سے متعلق نازل ہونے والی آیات پر غور و تدبر ان شاء اللہ آسان ہوگا۔

آیاتِ تحویل قبلہ سورۃ البقرۃ ۱۴۲-۱۵۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سَیَقُوۡلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ
مَا وَلّٰىهُمۡ عَنۡ قِبۡلَتِهِمُ الَّتِیۡ كَانُوۡا عَلَیۡهَا ؕ
قُلۡ لِّلّٰهِ الۡمَشۡرِقُ وَ الۡمَغۡرِبُ ؕ یَهۡدِیۡ مَنۡ
یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ
كَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوۡنُوۡا
شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ
عَلَیۡكُمۡ شَهِیۡدًا ؕ وَ مَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِیۡ
كُنۡتَ عَلَیۡهَاۤ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ
مِمَّنۡ یَّنۡقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیۡهِ ؕ وَ اِنۡ كَانَتۡ
لَكَبِیۡرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیۡنَ هَدَی اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ
اللّٰهُ لِیُضِیۡعَ اِیۡمَانَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴۳﴾

جاہلیت کے مارے لوگ ضرور کہیں گے: انھیں کیا ہوا کہ جس قبلے پر تھے اُسی سے منحرف ہوگئے؟ اے نبیؐ، انھیں بتائیے کہ ، مشرق اور مغرب [کی سمتیں] سب اللہ ہی کی ہیں، وہ صحیح راہ اختیار کرنے کی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ○ اِس طرح ہم نے تم کو ایک عدل پر قائم جماعت اُٹھانے کی بِناڈالی ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رُسولؐ تم پر گواہ ہو۔ پہلے جس طرف تم رُخ کرتے تھے، اس کو تو ہم نے یہ جانچنے کے لیے مقرر کیا تھا کہ کون رُسولؐ کی اطاعت کرتا ہے اور کون منحرف رہتا ہے۔ یہ آزمائش بڑی سخت تھی ، سِوائے اُن لوگوں کے لیے جنھیں اللہ ہدایت نصیب کرے ، اللہ تمھارے اس ایمان کو ہر گز ضائع نہ کرے گا، اللہ تو لوگوں کے ساتھ بڑا مہربان و رحیم ہے ○

ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مکہ میں واقع مسجد الحرام کو نماز کے لیے قبلہ بنائے جانے کا اعلان کر دیا جائے، جاہلیت کے مارے لوگ ضرور کہیں گے: انھیں کیا ہوا کہ مکہ سے نکالے جانے کے بعد جس قبلے، بیت المقدس پر تھے اُسی سے منحرف ہوگئے؟ اے نبیؐ، انھیں بتائیے کہ تمام سمتیں، مشرق ہو یا مغرب سب اللہ ہی کی ہیں، وہ نفس

کی پسند وناپسند سے بالاتر ہو کر اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کے ذریعے صحیح راہ اختیار کرنے کی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اے اہلِ ایمان، اِس طرح اِس تبدیلی قبلہ کے ذریعے ہم نے تم کو دنیا کی امامت و رہنمائی کے لیے ایک عدل پر قائم جماعت اُٹھانے کے اعلان کی بِنا ڈالی ہے تاکہ تم دُنیا بھر کے لوگوں پر تاابد حق کی گواہی دو اور رُسولؐ تم پر اِس حق کو پہنچانے کا گواہ ہو۔ پہلے جس بیت المقدس کی طرف تم اپنی نمازوں میں رُخ کرتے تھے، اس کو تو ہم نے مکی دور میں یہ جانچنے کے لیے قبلہ مقرر کیا تھا کہ نسل در نسل مسجد الحرام سے تعلق و محبت رکھنے والے لوگوں میں سے کون رُسولؐ کی اطاعت میں مسجد الحرام کے بجائے بیت المقدس کی جانب منہ کرتا ہے اور کون نفس پر گراں اِس اطاعتِ رسول سے منحرف رہتا ہے۔ جو اہلِ کتاب نہ تھے اُن کے لیے اِس قبلے کی پیروی کی یہ آزمایش بڑی سخت تھی، سِوائے اُن لوگوں کے لیے جنھیں اللہ ہدایت نصیب کرے، اللہ تمھارے اس ایمان کو جو ہر دو قبلوں کی پیروی میں بلا چون وچرا استقامت دکھانے سے ظاہر ہوئی ہے ہر گز ضائع نہ کرے گا، اللہ تو لوگوں کے ساتھ بڑا مہربان و رحیم ہے ○

قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا ۪ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ لَئِنۡ اَتَیۡتَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوۡا قِبۡلَتَكَ ۚ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِتَابِعٍ قِبۡلَتَهُمۡ ۚ وَ مَا بَعۡضُهُمۡ بِتَابِعٍ قِبۡلَةَ بَعۡضٍ ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ

تمھارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم بارہا دیکھ چکے۔ چلو، ہم اُسی جانب تمھارا قبلہ موڑ دیتے ہیں، جو تمھیں پسند ہے۔ اپنا رُخ مسجدِ حرام کی طرف پھیر دو۔ تم اب جہاں کہیں ہو، اُسی جانب اپنے چہروں کا رُخ کرکے نماز ادا کیا کرو۔ اہلِ کتاب خُوب سمجھتے ہیں کہ یہ برحق حکم ان کے رب ہی کا ہے، مگر اس کے باوجود جو کچھ یہ کریں گے، اللہ اُس سے ناواقف نہیں ہے ○ تم ان اہلِ کتاب کے سامنے خواہ کیسی ہی دلیلیں پیش کردو، ہر گز تمھارے قبلے کو اختیار نہ کریں گے، اور نہ تمھارے لیے یہ ممکن ہے کہ ان کے قبلے کی پیروی کرو۔ حد تو یہ ہے کہ آپس میں اِن کے فرقے بھی کسی دُوسرے کے قبلے کی پیروی کے لیے آمادہ نہیں ہوتے، اور اگر تم نے اس علم کے بعد، جو تم پر نازل

اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ
الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

کر دیا گیا ہے ،ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو یقیناً تم بھی ظالموں میں شمار ہو گے ○

اے محمدؐ، مسجدِ حرام کی جانب تبدیلی قبلہ کی التجا کے لیے تمھارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا ہم بارہا دیکھ چکے۔ چلو، ہم اُسی جانب تمھارا قبلہ موڑ دیتے ہیں، جو تمھیں پسند ہے۔ پس حالتِ نماز ہی میں اپنا رُخ مسجدِ حرام کی طرف پھیر دو۔ تم اب جہاں کہیں ہو، اُسی جانب اپنے چہروں کا رُخ کر کے نماز ادا کیا کرو۔ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ خُوب سمجھتے [سمجھ سکتے] ہیں کہ یہ برحق [بڑا مناسب] حکم ان کے رب ہی کا ہے، مگر اس کے باوجود جو کچھ یہ پروپیگنڈا کریں گے، اللہ اُس سے ناواقف نہیں ہے ○ تم ان اہلِ کتاب کے سامنے مسجد الحرام کے قبلہ برحق ہونے کی خواہ کیسی ہی دل نشین دلیلیں پیش کر دو، ہر گز تمھارے قبلے کو اختیار نہ کریں گے، اور حکمِ الٰہی آجانے کے بعد نہ تمھارے لیے یہ ممکن ہے کہ ان کے قبلے کی پیروی کرو۔ اِن اہلِ کتاب کی بے جا ضد کی حد تو یہ ہے کہ آپس میں اِن کے مختلف قبلوں پر قائم فرقے بھی کسی دُوسرے کے قبلے کی پیروی کے لیے آمادہ نہیں ہوتے، اور اگر تم نے تبدیلی قبلہ کے اس علم کے بعد، جو تم پر نازل کر دیا گیا ہے، ان کی خواہشات کی پیروی کی، تو یقیناً تم بھی اِنھی ظالموں میں شمار ہو گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا
يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ
لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾
ع ۱۶ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع ۱۷ وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ
مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا
تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

جن کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس کو اس طرح پہچانتے ہیں، جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، مگر ان میں ایک گروہ علم کے باوجود حق کو چھپا رہا ہے ○ یہ تمھارے پروردگار کی جانب سے سراسر حق ہے، لہٰذا تم ہر گز کسی شک میں نہ مبتلا ہونا۔ ○ ہر گروہ نے ایک سمت مقرر کر رکھی ہے، جس کو وہ اختیار کرتے ہیں۔ تمھاری سمت نیکیوں میں مسابقت کی جانب ہونی چاہیے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے، اللہ تم سب کو جمع کر لے گا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ
الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ
وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۹﴾

جہاں کہیں سے بھی گزر رہے ہو، اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف کر لیا کرو۔ یہ تمھارے رب کا اٹل فیصلہ ہے اور اللہ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے

سر گرمیوں کی اصل سمت تو نیکیوں میں مسابقت کی جانب ہونی چاہیے

یہود و نصاریٰ، جن کو ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس مسجد الحرام کی تقدیس و تعظیم کو اس طرح پہچانتے ہیں، جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، مگر ان میں علماء کا ایک گروہ علم کے باوجود حق کو چھپا رہا ہے۔ تمھارے پروردگار کی جانب سے کعبۃ اللہ کا نماز کے لیے قبلہ قرار پانا سراسر حق ہے، لہٰذا اے ایمان والو، اس حوالے سے تم ہر گز کسی شک میں نہ مبتلا ہونا ○ مشرکین ہوں یا یہود و نصاریٰ ہر گروہ نے اپنی عبادت کے لیے ایک سمت مقرر کر رکھی ہے، جس کو اُس سے منسلک لوگ اختیار کرتے ہیں۔ پس اے مومنو! تمھاری سر گرمیوں کی اصل سمت تو نیکیوں میں مسابقت کی جانب ہونی چاہیے۔ جان لو کہ جہاں کہیں بھی تم ہو گے، روزِ قیامت اللہ تم سب کو جمع کر لے گا۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کعبۃ اللہ کا نماز کے لیے قبلہ ہونا اب ایک طے شدہ معاملہ ہے پس دورانِ سفر جہاں کہیں سے بھی گزر رہے ہو، نماز کی ادائیگی کے لیے اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف کر لیا کرو۔ یہ تمھارے رب کا اٹل فیصلہ ہے اور اللہ تمھارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے ○

وَ مِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ
الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَ حَیۡثُ مَا كُنۡتُمۡ
فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ ۙ لِئَلَّا یَكُوۡنَ
لِلنَّاسِ عَلَیۡكُمۡ حُجَّةٌ ٭ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ
ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ ٭ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَ اخۡشَوۡنِیۡ ٭
وَ لِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡكُمۡ وَ لَعَلَّكُمۡ
تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ۙ كَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡكُمۡ
رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِنَا وَ

جہاں کہیں سے بھی گزر رہے ہو، اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف کر لیا کرو۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو، اُسی کی جانب رُخ کیا کرو تاکہ لوگوں کو تمھارے خلاف باتیں بنانے کا کوئی موقع نہ رہے سوائے فتنہ جو لوگوں کے لیے تو تم اُن سے نہ ڈرو، بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور یہ اس لیے ہے کہ میں تم پر اپنی نعمت نچھاور کردوں اور تم سے توقع ہے کہ ہدایت پر رہو گے ○ کس طرح ہم نے تمھارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول اُٹھایا، جو تمھارے روبرو آیات تلاوت کرتا ہے بلکہ تمھیں

١٨٦ يُزَكِّيكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ
وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا
تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ ١٨٦

پاکیزہ زندگی بسر کرنا بھی سکھاتا ہے اور تمھیں
کتاب و حکمت کی تعلیم بھی دیتا ہے، اور تمھیں وہ
بتاتا ہے، جو تم نہیں جانتے تھے ○ اس لیے تم میرا
ذکر کرو میں بھی تمھیں یاد رکھوں گا، میری شکر
گزاری اختیار کرو اور ناشکری نہ کرنا ○

خبر دار، پھر بتایا جارہا ہے کہ اب قبلہ تبدیل ہو گیا ہے پس دورانِ سفر جہاں کہیں سے بھی گزر رہے ہو، نماز کے لیے اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف کر لیا کرو۔ اور ساری دنیا میں جہاں کہیں بھی تم ہو، اُسی کعبۃ اللہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کیا کرو تاکہ سارے جہان میں پابندی نظم سے تم ایک مثال بن جاؤ اور لوگوں کو تمھارے خلاف باتیں بنانے کا کوئی موقع نہ رہے سوائے پکّے فتنہ جو لوگوں کے لیے تو تم اُن کی اُلٹی سیدھی باتوں اور اعتراضات سے نہ ڈرو، بلکہ تعمیل قبلہ کی نافرمانی ہو جانے پر مجھ سے ڈرو۔ اور یہ جانو کہ تحویلِ قبلہ تو اس لیے ہے کہ میں تم پر امامتِ دنیا کی اپنی نعمت نچھاور کرنے کا آغاز کر دوں اور تم سے توقع رہے کہ ہدایت پر رہو گے ○ تم پر ہمارے ارادہ احسانِ جہاں بانی کی نعمت کی نشانی یہی کافی ہے کہ کس طرح ہم نے تمھارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول اُٹھایا، جو تمھارے روبرو نہ صرف میری نازل کردہ کتاب کی آیات تلاوت کرتا ہے بلکہ تمھیں پاکیزہ زندگی بسر کرنا بھی سکھاتا ہے اور تمھیں کتاب و حکمت کی بالتفصیل تعلیم بھی دیتا ہے، اور تمھیں وہ اسرار و رموز بتاتا ہے، جو تم نہیں جانتے تھے ○ اس لیے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمھیں یاد رکھوں گا، میری شکر گزاری اختیار کرو اور ناشکری نہ کرنا ○

☆☆☆☆☆